امالی الشیخ الطوسیؒ

شیخ الطائفہ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسیؒ

امالی الشیخ الطوسیؒ

تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

نظرثانی

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون: 35425372

کتاب	:	امالی الشیخ الطوسی
تالیف	:	محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی علیہ
ترجمہ	:	حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید مشیر حسین رضوی
نظر ثانی	:	حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم
پروف ریڈنگ	:	شبیر محمد عابد مولائی
فنی تعاون	:	معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری
تزئین	:	زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری
اشاعت	:	جنوری 2013ء
تعداد	:	ایک ہزار
ہدیہ	:	350 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین ۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20 غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120

ایک نیکی ہو میں اس کو بھی جنت میں داخل کر دوں گا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ کون سی نیکی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤدؑ! وہ نیکی کسی مومن و مسلم بندے کے لیے کشادگی کے اسباب فراہم کرنا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! اگر ایسے ہی ہے تو جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ اپنی امید کو تیری ذات سے منقطع نہ کرے۔

انسان کے عیب دار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوغالب احمد بن محمد الزرارى قال: حدثنى جدى محمد بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد عن عاصم بن حميد عن ابى عبيدة الحذاء قال: سمعت ابا جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام يقول: قال رسولُ اللّٰه: ان اسرع الخير ثواباً البر، واسرع الشر عقابا البغى، وكفى بالمرء عيبا من يبصر من الناس ما يغنى عنه من نفسه، وان يعير الناس بما لا يستطيع تركه، وان يؤذى جليسه بما لا يعنيه.

(بحذف اسناد) ابوعبیدۃ الحذا نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: سب سے جلدی جس نیکی پر ثواب ملتا ہے وہ اطاعت اور سب سے جلدی جس برائی پر عذاب ملتا ہے وہ بغاوت ہے اور کسی شخص کے عیب دار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیبوں کو تلاش کرے جو خود اس کی اپنی ذات میں پائے جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی ان چیزوں پر سرزنش و ملامت کرے جس کو وہ خود چھوڑنے کی قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھی کو ایسی چیزوں کے ذریعے اذیت دے جو بے فائدہ اور بے معنی ہوں۔